اولیاء کے مراتب و حضرت سید بدیع
الدین زندہ شاہ مدار کا مرتبہ

مقام مداریت

Www.MadaariMedia.Com

سید ظفر مجیب ولیعہد صدر سجادہ نشین
خانقاہ عالیہ مداریہ مکنپور شریف

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

مقام مداریت

قطب کا لغوی معنیٰ:

چکّی کی کیل جس پر چکّی گھومتی ہے۔ مدار کار، سردار قوم، زمین کے محور کا کنارہ، ایک ستارہ کا نام جس سے قبلہ کی تعین کرتے ہیں۔

قطب کا اصطلاحی معنیٰ:

قطب اسکو کہتے ہیں جو عالم میں منظور نظر حق تعالیٰ ہو ہر زمانہ میں اور وہ بر قلب اسرافیل علیہ السلام ہوتا ہے۔ (الدر المنظم ص ۵۰۔ لطائف اشرفی)

اقطاب کی برکت سے عالم محفوظ ہے:

حضرت شیخ اکبر فتوحات کے باب تین سو تر اسی میں لکھتے ہیں کہ قطب کے سبب سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے کل دائرہ وجود کو عالم کون وفساد سے اور امامین کی وجہ سے عالم غیب وشہادت کو اور اوتاد کی وجہ سے جنوب وشمال کو اور مشرق ومغرب کو اور ابدال کی وجہ سے ساتوں ولایتوں کو محفوظ رکھتا ہے اور قطب الاقطاب سے ان سب کو کیوں کہ وہ تو وہ شخص ہے جس پر سارے عالم کا امر دائر ہے۔

قطب علوم اسرار کا عالم ہوتا ہے:

شیخ عبدالوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر کے پینتالیس باب میں لکھتے ہیں کہ شیخ

اکبر فتوحات کے باب دوسو پچیس میں لکھتے ہیں کہ قطب اپنی قطبیت میں قائم نہیں رہ سکتا وقتیکہ اس کو ان حروف مقطعات کے معنی معلوم نہ ہوں جو اوائل سور قرآنی میں ہوتے ہیں۔

(بحوالہ الدر المعظم)

شیخ اکبر فتوحات کے باب دوسو ستر میں لکھتے ہیں کہ قطب کا نام ہر زمانہ میں عبد اللہ اور عبد الجامع ہے اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ موصوف باوصاف الٰہی ہو یعنی بمصداق و اتصفوا بصفات اللہ و تخلقوا باخلاق اللہ قطب صفات الٰہیہ سے متصف ہوتا ہے اور اخلاق سرمدیہ کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ اس طور پر کہ اس میں تمام معانی اسمائے الٰہیہ پائے جاتے ہیں۔

لطائف اشرفی میں ہے کہ قطب کہتے ہیں چند ذاتوں کو جو متفرق آبادیوں میں رہتے ہیں کیوں کہ ہر ولایت میں اگر قطب نہ ہو تو آثار برکات اور ظہور حسنات اور قیام دنیاوی ممکن نہ ہوں۔

قطب کی وراثت:

شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ قطب وہ مرد کامل ہے جس نے وہ چار دینار حاصل کیے ہوں جس کا ہر دینار پچیس قیراط کا ہو اور ان سے مردان خدا کی کیفیت معلوم کی جاتی ہو اور چار دینار سے مراد رُسل، انبیاء، اولیاء اور مومنین ہیں اور ان سب کا وارث قطب ہوتا ہے۔

قطب کی شان:

شیخ اکبر فتوحات مکیہ کے باب تین سو اکیاون میں رقم طراز ہیں کہ قطب کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس حجاب میں رہتا ہے جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور حجاب مرتے دم تک نہیں اٹھتا اور جب قطب انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے۔

ایک قطب کے تصرف کی حد کیا ہے:

سرکار غوث پاک عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اقطاب کیلئے سولہ عالم ہیں اور ہر عالم ان میں سے اتنا بڑا ہے جو اس عالم کے دنیا و آخرت دونوں کو محیط ہے مگر اس امر کو سواء قطب کے کوئی نہیں جانتا۔ (الدر المنظم فی مناقب غوث اعظم ص ۵۸)

ہر زمانہ اور ہر ولایت کیلئے ایک قطب ہوتا ہے:

الدر المنظم میں ہے کہ ہر ہر مقام پر اس مقام کی حفاظت کیلئے وہ گاؤں ہو یا قصبہ ایک ولی اللہ ہوتا ہے جو اس گاؤں کا قطب کہا جاتا ہے۔ خواہ اس گاؤں میں مسلمان رہتے ہوں یا کافر اگر مسلمان موجود ہیں تو ان کی پرورش زیر تجلی اسم ہادی ہوگی اور اگر کافر ہیں تو ان کی پرورش زیر تجلی اسم مُضِل ہوگی اور یہ دونوں صفتیں اک ہی ذات کی ہیں (الدر المنظم ص ۶۴)

اور فصل الخطاب میں ہے کہ بقول صاحب فتوحات مکیہ قطبوں کی کوئی انتہا نہیں ہر ہر سمت میں ایک قطب ہوتا جیسے قطب عباد، قطب زھاد، قطب عرفاء، قطب متوکلان وغیرہ۔

اقطاب امم گزشتہ:

یاد رکھیں کہ اقطاب سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عہد رسالت مآب ﷺ تک ہر دور میں قطب زماں کا ورود وظہور ہوا ہے۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ کے چودھویں باب میں رقم فرماتے ہیں، ''امم گذشتہ کے تمام اقطاب کاملین حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عہد رسالت مآب ﷺ تک کل پچیس ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے مشہد قدس میں کہ جو مشاہدۂ برزخیہ ہے ان سے میری ملاقات کرائی۔'' اس وقت میں شہر قرتبہ میں تھا اور وہ پچیس اقطاب یہ ہیں!

(۱) فرق (۲) مداوی الکلوم (۳) بکاء (۴) مرتفع (۵) شفاء الماضی (۶) ماحق (۷) عاقب (۸) منجور (۹) بحر الماء (۱۰) عنصر الحیات (۱۱) شرید (۱۲) صائغ (۱۳) راجع (۱۴) طیار (۱۵) سالم (۱۶) خلیفہ (۱۷) مقسوم (۱۸) حی (۱۹) راقی (۲۰) واسع (۲۱) بحر (۲۲) مضف (۲۳) ہادی (۲۴) اصلح (۲۵) باقی

وہ اقطاب جو انبیاء علیہم السلام کے قلب پر ہیں:

شیخ عبد الرحمٰن چشتی بحوالہ فتوحات نقل فرماتے ہیں بارہ اقطاب ایسے ہیں جو بعضے انبیاء علیہم السلام کے قلب پر ہیں جس میں پہلا قطب حضرت نوح علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ اس کا ورد سورۂ یٰسین شریف ہے۔ دوسرا قطب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ اس کا ورد سورۂ نصر اذا جاء نصر اللہ ہے۔ چوتھا قطب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ فتح ہے۔ پانچواں قطب حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ زلزال ہے۔ چھٹا قطب حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا

ورد سورۂ واقعہ ہے۔ ساتواں قطب حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ بقر ہے۔ آٹھواں قطب حضرت الیاس علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ کہف ہے۔ نواں قطب حضرت لوط علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ نمل ہے۔ دسواں قطب حضرت ہود علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ انعام ہے۔ گیارہواں قطب حضرت صالح علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ طٰہٰ ہے۔ بارہواں قطب حضرت شیث علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ ملک ہے اور قطب المدار قلب محمدی ﷺ پر ہوتا ہے اور بڑے شہر میں ہوتا ہے اور اس کا فیض عالم سفلی وعلوی پر برابر ہوتا ہے۔

(اردو مرأۃ الاسرار ص ۹۳ ر شیخ عبدالرحمٰن چشتی مطبوعہ مکتبہ جام نور دہلی)

تمام اقطاب قطب المدار کے محکوم ہوتے ہیں:

اقطاب جتنے ہوتے ہیں سب کے سب قطب المدار کے محکوم و ماتحت ہوتے ہیں اور یہ بارہ اقطاب بھی جن کا ماسبق میں ذکر ہوا قطب المدار کے محکوم ہوتے ہیں اور ان بارہ قطبوں میں سے سات ہفت اقلیم کے ہیں یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب اور پانچ قطب یمن کی ولایت میں رہتے ہیں ان کو قطب ولایت کہتے ہیں۔ قطب عالم یعنی قطب المدار کا فیض اقطاب اقالیم پر وارد ہوتا ہے اور اقطاب اقالیم کا فیض اقالیم اقطاب ولایت پر آتا ہے اور اقطاب ولایت کا فیض تمام اولیاء پر جاتا ہے اور یہی طریقہ قیامت تک رہے گا۔

(اردو مرأۃ الاسرار ص ۹۳۸ ر شیخ عبدالرحمٰن چشتی مطبوعہ مکتبہ جام نور دہلی)

مراتب اقطاب:

گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے کہ ولایت کے چار مرتبے ہیں (۱) صغرا (۲) وسطٰی (۳) کبرٰی (۴) عظمٰی اور ان چاروں کے ہر مرتبے میں تین تین مقام ہیں (۱) بدایت (۲) وسط (۳) نہایت۔ اسی طرح اقطاب کے بھی مختلف مقامات و مراتب ہیں چنانچہ سیّدنا سیّد میر محمد جعفر مکی مرید و خلیفہ سیّدنا سیّد نصیر الدّین چراغ دہلو رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف بحرالمعانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ولی یعنی قطب ترقی کرتا ہے تو قطب ولایت ہو جاتا ہے اور قطب ولایت ترقی کر کے قطب اقلیم اور قطب اقلیم ترقی کر کے قطب عالم ہو جاتا ہے اور قطب عالم ترقی کر کے عبدالرب کے مرتبہ پر جو وزیر چپ قطب الارشاد ہو جاتا ہے اور قطب اقلیم ہی کو قطب ابدال بھی کہتے ہیں پھر تیسری مرتبہ یہ قطب الارشاد ہو جاتا ہے اور قطب الارشاد ترقی کر کے مقام فردانیت میں پہنچ جاتا ہے الغرض قطب عالم کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اقطاب کو قطبیت سے معزول کر دے۔

عبارت بالا سے اقطاب کے مراتب و درجات میں ترقی و پرموشن صاف ظاہر ہے مزید برآں قطب زہاد، قطب عباد، قطب عرفاء، قطب متوکلان وغیرہ بھی اقطاب کے درجات ہیں جیسا کہ فصل الخطاب میں ہے اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی علیہ رحمہ و الرضوان نفحات الانس میں جضرت شیخ احمد جام کے حوالے میں لکھتے ہیں کہ وہ قطب اولیاء تھے اور قطب الاولیاء تمام ربع مسکوں میں ایک ہوتا ہے جس کو قطب ولایت کہتے ہیں اور اس کو قطب جہاں اور جہانگیر عالم بھی کہتے ہیں کیوں کہ (اس کے ماتحت کے) کل اقسام

ولایت کا قیام اسی کے درجہ سے ہوتا ہے (نفحات الانس علامہ جامی) اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قطب ولایت کو قطب اولیاء، قطب جہاں اور جہانگیر عالم کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

کیا قطب عالم، صاحب زماں، قطب الاقطاب اور قطب المدار ایک ہی شخص کے نام ہیں؟

اسی طرح قطب عالم، صاحب الزماں، قطب الاقطاب، قطب اکبر، قطب الارشاد اور قطب المدار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سب ایک ہی شخص کے نام والقاب ہیں چنانچہ سیّد السادات سیّد باسط علی قلندر قدس سرہٗ الاطہر فرماتے ہیں کہ "قطب الارشاد، قطب الاقطاب اور قطب العالم اور صاحب الزماں اور قطب المدار ایک شخص کے نام ہیں جو بالاصالت عرفان کی کنجی ہے اور اقطاب کہ دراصل موصل الی اللہ ہیں وہ نیابت میں قطب الاقطاب کے رہتے ہیں اور اس کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ چاہے ان کو اپنی نیابت میں رکھے یا نہ رکھے۔ (مطالب رشیدی ص ۲۶۷، الدرالمنظم مناقب غوث اعظم)

بحرالمعانی میں ہے قطب عالم ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے اور موجودات علوی وسفلی کا وجود اس کے وجود کے سبب قائم ہوتا ہے اور بوجہ اس کے قطب عالم ہونے کے سب چیزیں قائم ہوتی ہیں اور بارہ اقطاب اس کے سوا ہوتے ہیں اور قطب عالم کو حق تعالیٰ سے بے واسطہ فیض پہنچتا ہے اور اسی کو قطب اکبر اور قطب الارشاد اور قطب الاقطاب اور قطب المدار بھی

کہتے ہیں۔(کذالک فی مرأۃ الاسرار ص ۹۱) بحر المعانی میں مزید یہ بھی تحریر ہے کہ علامت قطب الارشاد (قطب المدار) یہ ہے کہ اس میں نور تمکین نظر آئے جو سبز رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی سرخ رنگ کا اور وہ بے جہت تمام اطراف کو آنکھ کھولے خواہ بند کئے ہو یکساں دیکھتا ہے۔اس نور کی حقیقت جاننا خاصہ مصطفےٰ علیہ السلام کا ہے کیوں کہ آپ ہی پر اس کا پرتو پڑا ہے۔انتھی کلامہ۔اسی طرح تذکرۃ العابدین ص ۲۴۴ ر پر ہے۔اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان تمام گروہوں میں کیا کیا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہوتا ہے۔دنیا کا کل کارخانہ اللہ جل وشانہ نے اولیائے کرام کی ذات سے وابستہ کیا ہے اور اس گروہ کے بارہ نوع ہیں۔اول ان میں قطب الاقطاب ہے جس جس کو قطب العالم بھی کہتے ہیں وہ ایک ہی ہوتا ہے خواہ قطب الارشاد ہو یا قطب المدار اس کے بارہ نائب یا یوں کہئے کہ مدار المہام ہوتے ہیں دوسرا غوث ہے رتبہ اس کا قطب سے کم ہوتا ہے۔۔۔۔الخ۔

ان عبارتوں سے خوب خوب معلوم ہوا کہ اقطاب کے مختلف درجات ومقامات ہیں نیز یہ بھی ظاہر ہوا کہ قطب اکبر، قطب عالم، قطب الاقطاب اور قطب الارشاد وقطب المدار ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ان ناموں میں سے کسی نام سے ان کے اوصاف ومراتب اور مقامات ومناقب بیان ہوں وہ سب قطب المدار کے اوصاف ومراتب اور مقامات و مناقب ہوں گے۔

سب سے بڑا قطب قطب المدار ہوتا ہے:

تفسیر روح البیان اردو زیر آیت والجبال اوتادا (پ عم) میں رقم ہے کہ ہر زمانہ میں

ایک قطب ہوتا ہے یہ قطب سب سے بڑا ہوتا ہے اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ قطب عالم، قطب کبریٰ، قطب الارشاد، قطب المدار، قطب جہاں اور جہانگیر عالم۔ عالم علوی اور عالم سفلی میں اسی کا تصرف ہوتا ہے اور سارا عالم اسی کے فیض و برکت سے قائم ہوتا ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہوکر رہ جائے۔ قطب عالم براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام وفیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ دنیا کے کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے۔ بڑی عمر پاتا ہے۔ نور خام مصطفوی ﷺ کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنے ماتحت اقطاب کے تقرر، تنزل اور ترقی کے اختیار کا مالک ہوتا ہے۔ ولی کو معزول کرنا، ولایت کو سلب کرنا، ولی کو مقرر کرنا، اس کے درجات میں ترقی دینا اسی کے فرائض میں ہے۔ وہ ولایت شمس پر فائز ہوتا ہے لیکن اس کے ماتحت اقطاب کو ولایت قمر میں جگہ ملتی ہے۔ قطب عالم اللہ تعالیٰ کے اسم رحمٰن کی تجلی کا مظہر ہوتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ مظہر خاص تجلی الولایت ہیں۔ قطب عالم سالک بھی ہوتا ہیاور اس کا مقام ترقی پذیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ مقام فردانیت تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ مقام محبوبیت ہے۔ رجال اللہ میں اس قطب عالم کا نام عبد اللہ بھی ہے۔

(تفسیر روح البیان اردو ص ۱۲/ر زیر ایت والجبال اوتاد اپ رعم: مترجم مولانا محمد فیض احمد اویسی ،،مطبوعہ رضوی کتاب گھر مٹیا محل دہلی)

قطب المدار پر مخلوق کے احوال روشن رہتے ہیں:

چونکہ قطب المدار پر خلق کے احوال گردش کرتے رہتے ہیں اس لئے قطب المدار مخلوق

کے احوال کو جانتا ہے اور اس پر خلق کی حالت آشکار ہوتی ہے۔

شیخ عبدالرزاق قاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ سبحانی فرماتے ہیں کہ القطب فی اصطلاح القوم اکمل الانسان متمکن فی مقام الْفردیة تدور علیه احوال الخلق (رسالہ ابن عابدین الشامی ص ۲۶۵)

صوفیہ کی اصطلاح میں قطب مدار اس کامل ترین انسا کو کہتے ہیں جو مقام فردیت پر فائز ہو جس پر مخلوق کے احوال گردش کرتے ہیں۔

قطب المدار ولایت کے تمام مقامات واحوال کا جامع ہوتا ہے:

صاحب فتاویٰ شامیہ علامہ ابن عابدین شامی قدس اللہ سرہٗ النورانی نقل فرماتے ہیں کہ الخلیفته الباطن و هو سیّد اهل زمانه سمی قطبا لجمع جمیع المقامات والا حوال و دور انها علیه (رسالہ ابن عابدین الشامی)

خلیفۂ باطن جو اپنے زمانے والوں کا سردار ہوتا ہے اسی کو قطب المدار کہتے ہیں کیوں کہ تمام مقامات واحوال کا وہ جامع ہوتا ہے اور تمام مقامات ومراتب اسی کے گرد گھومتے ہیں۔

مرتبۂ قطب المدار:

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ رحمتہ ورضوان فرماتے ہیں ''قطبیت کبریٰ قطب الاقطاب کا مرتبہ ہے کہ جو مرتبہ باطن نبوت آنحضرت ﷺ کا ہے اور یہ مرتبہ سرور عالم ﷺ کے ورثہ کیلئے مخصوص ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ صاحب نبوت عامہ ورسالت شاملہ میں

سارے عالم کیلئے اور اکملیت کے ساتھ مخصوص ہیں تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن خاتم النبوت پر ہو۔ (فتوحات فصل ۳۱/ باب ۱۹۸/ بحوالہ الدرالمنظم ص ۱۵۰)

مرتبہ قطب المدار منتہائے درجہ ولایت ہے:

صاحب الدرالمنظم فرماتے ہیں قطب الاقطاب وہ ہے جس کے مرتبہ سے اعلیٰ سوائے نبوت عامہ کے اور کوئی مرتبہ نہ ہو اسی وجہ سے قطب الاقطاب صدیقیوں کا سردار ہوتا ہے۔
(الدرالمنظم ص ۵۰)

لطائف اشرفی میں شیخ اکبر رحمتہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو اس طرح نقل کیا ہے۔

اماالقطب و هو الواحد الذى موضع نظر الله تعالىٰ من العالم فى كل زمان و جميع اوان وهو على قطب اسرافيل عليه السلام و القطب الا قطاب باطن نبوة ﷺ فلا يكون الالوارثته لا خنصاصه عليه السلام مالا كمليت فلا يكون خاتم الولاية و قطب الاقطاب الاعلى باطن خاتم النبوة (لطائف اشرفی نقل از فتوحات فصل ۳۱/ باب ۱۹۸)

یعنی قطب وہ ہے جو عالم میں منظور نظر الٰہی ہوتا ہے اور وہ ہر زمانے میں ہوتا ہے اور وہ اسرافیل علیہ السلام کے مشرب پر ہوتا ہے اور قطبیت کبریٰ جو قطب الاقطاب (قطب المدار) کا مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ باطن نبوت ﷺ کا ہے اور یہ مرتبہ کمال صرف وارثان محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اسلئے کہ آپ ﷺ ہی اکملیت سے مختص ہیں تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن خاتم النبوت ﷺ پر ہو۔ انتہی کلامہ۔"

سارے عالم کیلئے اور اکملیت کے ساتھ مخصوص ہیں تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن خاتم النبوت پر ہو۔ (فتوحات فصل ۳۱ / باب ۱۹۸ / بحوالہ الدر المنظم ص ۱۵۰)

مرتبہ قطب المدار منتہائے درجۂ ولایت ہے:

صاحب الدر المنظم فرماتے ہیں قطب الاقطاب وہ ہے جس کے مرتبہ سے اعلیٰ سوائے نبوت عامہ کے اور کوئی مرتبہ نہ ہو اسی وجہ سے قطب الاقطاب صدیقیوں کا سردار ہوتا ہے۔
(الدر المنظم ص ۵۰)

لطائف اشرفی میں شیخ اکبر رحمتہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو اس طرح نقل کیا ہے۔

اما القطب و هو الواحد الذی موضع نظر الله تعالیٰ من العالم فی کل زمان و جمیع اوان وهو علی قطب اسرافیل علیه السلام و القطب الا قطاب باطن نبوة ﷺ فلا یکون الالوارثته لا خنصاصه علیه السلام مالا کملیت فلا یکون خاتم الولایة و قطب الاقطاب الاعلی باطن خاتم النبوة (لطائف اشرفی نقل از فتوحات فصل ۳۱ / باب ۱۹۸)

یعنی قطب وہ ہے جو عالم میں منظور نظر الہی ہوتا ہے اور وہ ہر زمانے میں ہوتا ہے اور وہ اسرافیل علیہ السلام کے مشرب پر ہوتا ہے اور قطبیت کبریٰ جو قطب الاقطاب (قطب المدار) کا مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ باطن نبوت ﷺ کا ہے اور یہ مرتبہ کمال صرف وارثان محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اسلئے کہ آپ ﷺ ہی اکملیت سے مختص ہیں تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن خاتم النبوت ﷺ پر ہو۔ انتہی کلامہ۔"

پوچھتی ہیں اور وہ جواب میں کہتا ہے کہ اے شخص کیا تو فلاں فلاں امر کا قائل ہے جب وہ اس کا اقرار کرتا ہے تو قطب اس سے کہتا ہے اس مسئلے میں دو جہتیں ہیں اور وہ دونوں متعلق ہیں علم الٰہی سے جن میں ایک دوسرے سے اعلیٰ ہیں جو اس شخص کو معلوم ہوتی ہے تو ہر بیعت کرنے والا اس قطب سے مستفید ہوتا ہے اور وہ وہ علم حاصل کرتا ہے جو اس کو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ کل سوالات قطبیت ایک علیحدہ رسالہ میں لکھا ہے اور مجھ سے پہلے کسی نے ان کو نہیں لکھا ہے اور وہ مسائل معین نہیں ہوتے ہیں کہ بار بار اس قطب سے وہی پوچھے جائیں بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ خود بخود سائل کے دل میں ڈال دیتا ہے یعنی پہلے سے وہ سوال اس کے ذہن میں نہیں ہوتا ہے بلکہ پوچھنے کے وقت فوراً ذہن میں آجاتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ پہلے اس قطب سے عقل اول سوال کرتی ہے پھر نفس پھر وہ ملائکہ جو مقدم ہیں۔ ان ملائکہ سے جو آسمان و زمین کے بنانے والے ہیں یا ان پر موکل پھر وہ روحیں جو ان ھیاکل کے مُدبّرہ ہیں جنہوں نے بعد انتقال اپنے جسموں سے مفارقت کی ہے۔ پھر اجنہ پھر مولدات پھر باقی وہ جو اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

(فتوحات مکیہ ۳۳۶ واں باب بحوالہ الدر المنظم)

اختیارات وتصرفات قطب المدار:

چونکہ قطب المدار جامع کمالات ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہوتا ہے اور رسول پاک ﷺ کا مظہر اتم اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے اور وہی باطن خاتم النبوۃ ﷺ ہوتا ہے اس لئے بغیر کسی واسطے کے فیضان محمد رسول اللہ ﷺ کی تقسیم اس کے زمانے میں اسی

کے ذریعے ہوتی ہے اور اس کو نعمات حضرت رسالت پناہ ﷺ پر متصرف و مختار بنا دیا جاتا ہے اور مدار انعامات الٰہیہ سے اس کو مشرف و سرفراز کیا جاتا ہے اور زمام عزل و نصب اس کے ہاتھوں میں تھما دیا جاتا ہے چنانچہ سیّد نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید و خلیفہ سیّد نا میر جعفر مکی علیہما الرحمہ اپنی کتاب بحر المعانی میں رقم فرماتے ہیں کہ

اے محبوب گوش دار کہ مراتب اقطاب و قطب المدار چیست؟ مراتب اقطاب انست کہ ایشاں اگر بخواہند ولی راا ز ولایت معزول کند و بجائے او ردیگرے را نصب کند و مرتبۂ قطب المدار یعنی قطب عالم آنست کہ او اگر بخوہد اقطاب راا ز مقام قطبیت معزول کند واللہ تعالیٰ فرشتہ را کار فرمودہ باشد بگفت قطب المدار ازاں کار فرشتہ رامعزول کند و گفت قطب المدار حضرت جلّت قدرتہ احکام لوح محفوظ را نیز محو گرداند و زندہ کردن موتی وانتقالات عرش و کرسی ایں جمیع تصرفات مر قطب المدار را باشد (بحر المعانی)

اے محبوب! دھیان سے سن کہ اقطاب اور قطب المدار کے مراتب کیا ہیں۔ اقطاب کا مرتبہ یہ ہے کہ یہ لوگ اگر چاہیں تو ولی کو ولایت سے معزول کردیں اور اسکی جگہ دوسرے کو مقرر فرمادیں اور قطب مدار یعنی قطب عالم کا مقام یہ ہے کہ وہ اگر چاہے تو قطبوں کو مقام قطبیت سے معزول کردے اور اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کسی کام کا حکم فرما چکا ہو اور قطب مدار کی مرضی ہو کہ یہ کام نہیں ہونا چاہئے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی رضا کی خاطر فرشتوں کو اس کام سے روک دے اور قطب مدار کے کہنے پر اللہ تعالیٰ لوح محفوظ کے نوشتہ کو بھی محو فرمادے۔ مردوں کو زندہ کرنا عرش و کرسی کو منتقل کردینا یہ سب قطب مدار کے خصوصی تصرفات ہیں۔

عبارت بالا سے واضح ہوا کہ قطب المدار قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہوتا ہے قطب المدار جو قطب الاقطاب بھی ہوتا ہے وہی اکملیت کے ساتھ وراثت محمدی ﷺ کا حامل و متحمل ہوتا ہے اور قطب المدار خاتم النبیین ﷺ کی وراثت سے منتہائے درجۂ ولایت خاتم الولایت کے منصب پر فائز ہوتا ہے اور وہی ولایت خاصہ محمدیہ ﷺ کا وارث کامل ہوتا ہے۔

ولایت خاصۂ محمدیہ کا فیضان:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ السامی اپنے مکتوبات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ" ولایت خاصہ سے ولایت محمدیہ ﷺ مراد ہے۔ ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فناء اتم اور بقائے اکمل حاصل ہوتی ہے تو جو نیک بخت اس نعمت عظمیٰ سے مشرف کیا گیا اس کا جسم طاعت کیلئے نرم ہو گیا اور اس کا سینہ اسلام کیلئے کھل گیا اور اس کا نفس مطمئنہ ہو گیا اور اس کا نفس اپنے مولیٰ سے راضی ہو گیا اور اس کا مولیٰ اس سے راضی ہو گیا اور اس کا دل رب تعالیٰ کی ذات کیلئے ہی خالص ہو گیا اور اس کی روح پورے طور پر صفات لاھوت کے مکاشفے کیلئے آزاد ہو گئی اور اس کا سِرّ شیئون و اعتبارات کے ملاحظہ کے ساتھ موصوف ہو گیا اور اس مقام میں تجلیات ذاتیہ برقیہ سے مشرف ہو گیا اور اس کا لطیفہ خفی رب تعالیٰ کے کمال تنزہ اور تقدس کبریا کے سامنے دریائے حیرت میں ڈوب گیا، اس کا لطیفۂ اخفیٰ اس ذات کے ساتھ بے کیف اور بے مثال طریقہ پر اتصال پذیر ہو گیا۔"

هنيئا لا رباب النعيم نعيمها ع ارباب نعمت کو نعمتیں مبارک ہوں (مکتوبات

مجدد جلد اول مکتوب نمبر ۱۳۵)

لطائف چھ ہیں:

یاد رہے کہ انسانی وجود کے اندر لطائف کل چھ ہیں جو لطائف ستہ کے نام سے موسوم ہیں یعنی (۱) لطیفۂ نفس (۲) لطیفۂ قلب (۳) لطیفۂ روح (۴) لطیفۂ سرّ (۵) لطیفۂ خفی (۶) لطیفۂ اخفیٰ

لطیفۂ نفس کا مقام ناف ہے۔ لطیفۂ قلب کا مقام بایاں پہلو، لطیفۂ روح کا مقام دایاں پہلو، لطیفۂ سرّ کا مقام درمیان قلب و روح، لطیفۂ خفی کا مقام پیشانی اور لطیفۂ اخفیٰ کا مقام سر کی چوٹی ہے۔ اقتباس الانوار میں ہے کہ قطب الارشاد (جسے قطب المدار بھی کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ کے علم لدنی کا وارث ہوتا ہے اور نبی اُمی ﷺ کی تجلیات کیلئے ازبس صاحب لطیفۂ اخفیٰ ہوتا ہے۔

(اردو اقتباس الانوار شیخ محمد اکرم قدوسی ص ۱۴۱ مطبوعہ جسیم بک ڈپو دہلی۔ زمانہ تالیف ۱۱۳۰ھ)

یعنی اس کا لطیفۂ اخفیٰ جو سر کی چوٹی میں ہے زندہ ذاکر ہوتا ہے یہ مقام فنا بلکہ فناء الفناء ہے جس کے اوپر کوئی مقام نہیں۔

ولایت خاصۂ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام مراتب ولایت سے ممتاز ہے:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی فرماتے ہیں اور ایک بات جو ذہن میں رکھنی

چاہئے یہ ہے کہ ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام عروج ونزول کے تمام طریقوں میں دوسرے تمام مراتب ولایت سے ممتاز اور الگ ہیں جناب عروج میں تو اس طرح کے لطیفۂ اخفیٰ کی فناء اور اسکی بقا اسی ولایت خاصہ کے ساتھ مختص ہے باقی تمام ولایتوں کا عروج اپنے درجات کے فرق کے مطابق صرف لطیفۂ خفی تک ہے یعنی بعض ارباب ولایت کا عروج صرف روح تک ہے اور بعض کا سِرّ تک اور کچھ دوسروں کا عروج لطیفۂ خفی تک ہے اور یہ ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے اولیاء کے اجسام ظاہرہ کو بھی اس ولایت کے درجات کمالات سے حصہ ملتا ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کو شب معراج جہاں تک خدا نے چاہا جسد عنصری کے ساتھ عروج نصیب ہوا۔آپ پر جنت دوزخ پیش کئے گئے اور آپ حق تعالیٰ کی رویت بصری سے مشرف کئے گئے اس طرح معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے خاص ہے اور وہ اولیاء جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال متابعت سے موصوف ہوکر ولایت خاصہ کے وارث ہوئے ہیں اور آپ کے قدم مبارک کے نیچے چلتے ہیں انھیں بھی اس مرتبۂ مخصوصہ سے حصہ ملتا ہے۔ وللا رض من کأس الکرام نصیب ع

لیکن جو اولیاء زیر قدم نبوت ہیں انھیں جو حالت نصیب ہوتی ہے وہ رویت اصلیہ کی حالت نہیں، رویت اور اس حالت میں فرق اصل وفرع اور شخص وسایہ کا فرق ہے۔رویت اور یہ حالت ایک دوسرے کا عین نہیں۔

(مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر ۱۳۵)

رشد وہدایت اور ایمان ومعرفت کا نور قطب الارشاد کے وسیلے سے

ہی مل سکتا ہے:

حضرت مجددالف ثانی مکتوبات میں ارشادفرماتے ہیں ''قطب ارشاد جو کمالات فردیہ کا بھی جامع ہوتا ہے، بہت عزیزالوجوداور نایاب ہے اور بہت سے قرنوں اور بے شمار زمانوں کے بعد اس قسم کا جوہر وجود میں آتا ہے عالم تاریک اس کے نورظہور سے نورانی ہوتا ہے اور اس کی ہدایت وارشاد کا نور محیط عرش سے لیکر فرش تک تمام جہان کو شامل ہوتا ہے اور جس کسی کو رشدو ہدایت اور ایمان معرفت حاصل ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص اس دولت کو نہیں پا سکتا۔ مثلاً اس کی ہدایت کا نور دریائے محیط عرش سے لیکر مرکز فرش تک تمام جہان کو شامل ہوتا ہے اور جس کسی کو رشدو ہدایت اور ایمان معرفت حاصل ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص اس دولت کو نہیں پا سکتا۔ مثلاً اس کی ہدایت کا نور دریائے محیط کی طرح تمام جہان کو گھیرا ہوا ہے اور وہ دریا گویا منجمد ہے اور ہرگز ہرکت نہیں کرتا اور وہ شخص جو اس بزرگ کی طرف متوجہ ہے تو توجہ کے وقت گویا طالب کے دل میں ایک روزن کھل جاتا ہے اور اس راہ سے توجہ واخلاص کے مطابق اس دریا سے سیراب ہوتا ہے ایسے ہی وہ شخص جو ذکرالہی کی طرف متوجہ ہے اور اس عزیز کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہے انکار سے نہیں بلکہ اس کو پہچانتا نہیں ہے تو اس کو بھی یہ افادہ حاصل ہو جاتا ہے لیکن پہلی صورت میں دوسری صورت کی نسبت افادہ بہتر اور بڑھ کر ہے لیکن وہ شخص جو اس بزرگ (قطب الارشاد، قطب المدار) کا منکر ہے یا وہ بزرگ اس سے آزردہ ہے تو اگرچہ وہ ذکرالہی میں مشغول ہے لیکن وہ رشدو

ہدایت کی حقیقت سے محروم ہے یہی انکار وآزار اس کے فیض کا مانع ہو جاتا ہے بغیر اس امر کے کہ وہ بزرگ اس کے عدم افادہ کی طرف متوجہ ہو یا اس کے ضرر کا قصد کرے کیوں کہ ہدایت کی حقیقت اس سے مفقود ہے وہ صرف مرشد کی صورت ہے اور صورت بے معنی کچھ فائدہ نہیں دیتی اور وہ لوگ جو اس عزیز (قطب المدار) کے ساتھ محبت و اخلاص رکھتے ہیں اگرچہ توجہ مذکورہ اور ذکر الٰہی سے خالی ہوں لیکن فقت محبت ہی کے باعث رشد و ہدایت کا نور ان کو پہونچ جاتا ہے۔

بس کنم خود زیرکاں را ایں بس است

بانگ دو کردم اگر درده کس است

''میں بس کرتا ہوں زیرک لوگوں کیلئے اتنا ہی کافی ہے میں نے وہ آوازیں دے دی ہیں اگر گاؤں میں کوئی ہے۔'' (مکتوبات امام ربانی جلد دوم دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۶۰)

قطب المدار کی تخت نشینی و تاج پوشی:

پروردگار عالم جب کسی ولی کو مرتبۂ قطب المدار پر سرفراز کرتا ہے تو اس کو تاج کرامت دیکر تخت پر بٹھاتا ہے اور اپنی خلافت سے اس کو مشرف فرما کر عالمین کیلئے اس کو مطاع و مراد بنا دیتا ہے

قطب مدار کا ہفت اقلیم پر تصرف:

مزید فرماتے ہیں کہ قطب مدار تمام اقالیم اور تمام اقطاب پر متصرف ہوتا ہے ان کی عبارت ہے۔ قطب عالم یعنی قطب مدار متصرف بر جمیع اقالیم و بر جمیع اقطاب باشد واز عرش تا ثرٰی متصرف بود (بحرالمعانی ص ۹۲)

قطب عالم یعنی قطب مدار تمام اقلیموں اور سارے اقطاب پر متصرف ہوتا ہے قطب مدار عرش وفرش پر متصرف ہوتا ہے۔ نیز انہیں کا فرمان ہے کہ

مقام جبروت یعنی مقام جبر و کسر خلائق مقام قطب مدار است یعنی قطب مدار کہ او متصرف است از عرش تا ثرٰی و جبر و کسر در شش جہت کند وقطب عالم یعنی قطب مدار را فیض از عرش مجید است کہ تعلق بعزلیت ونصبیت دارد۔ (بحرالمعانی ص ۹۳ رسیّد جعفر مکیؒ)

مخلوق کے جبر وکسر کا مقام مقام مدار ہے یعنی قطب مدار جو عرش سے تحت الثرٰی تک متصرف ہوتا ہے چھ جہتوں میں جبر وکسر کرتا ہے اور قطب مدار جس کا فیض عرش مجید سے وارد ہوتا ہے وہ عزل ونصب سے تعلق رکھتا ہے یعنی مخلوق میں سے کسی کو اس کے منصب سے معزول کر دیتا ہے یا کسی کو صاحب مقام بنا دینا قطب مدار کے اختیارات وتصرفات سے متعلق ہے۔

کاروبار عالم کا دارو مدار قطب المدار پر ہے:

مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے پیرو مرشد سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ”ہر زمانے میں ایک غوث ہوتا ہے کہ اس زمانے کے تمام

اولیائے کرام کا سردار و سرتاج ہوتا ہے اور اس کے زمانے کا کوئی ولی اس کا مرتبہ نہیں پا سکتا اس کو قطب مدار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ تمام عالم کے کاروبار کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے اور تمام نظم ونسق اسی کے ہاتھوں نافذ ہوتا ہے اور نفاذ پاتا ہے۔

(سراج العوارف مترجم موسوم بہ شریعت وطریقت ص ۱۱۴/۱۱۵)

عالم کی بقا قطب المدار کی برکت سے ہے:

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت خضر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جعلنا اللہ تعالیٰ معینا لقطب المدار من اولیاء اللہ تعالیٰ الذی جعلہ اللہ تعالیٰ مدار العالم و جعل بقاء العالم ببرکۃ وجودہ وافاضتہ (الحدیقۃ الندیۃ فی شرح الطریقۃ)" اللہ تعالیٰ نے مجھے اور الیاس علیہما السلام کو قطب مدار کا معاون بنایا جو اللہ تعالیٰ کا ایسا پیارا ولی ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے عالم کیلئے مدار بنایا ہے اور عالم کی بقا اس کے وجود کی برکت اور اس کے فیضان کے سبب ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ فی شرح الطریقۃ النقشبندیہ مطبوعہ اخلاص وقفی استنبول ترکی)

اسی طرح سیّدنا سیّد میر جعفر مکی علیہ الرحمۃ جو سیّدنا نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ کے مرید وخلیفہ ہیں فرماتے ہیں کہ قطب عالم در ہر زمانہ وعصر یکے باشد و وجودات از اہل دنیا و آخرت یعنی سفلی وعلوی بوجود قطب عالم قائم باشد وقطب عالم را فیض از حق تعالیٰ بے واسطہ باشد وقطب عالم را قطب المدار نیز گویند یعنی مدار موجودات سفلی وعلوی از برکت وجود است

(بحرالمعانی ص ۸۳)

قطب عالم ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے اور اہل دنیا و آخرت میں سے تمام موجودات یعنی عالم علوی و سفلی کا وجود قطب عالم کے سبب قائم ہے اور قطب عالم کو حق تعالی سے فیض بے واسطہ پہونچتا ہے اور قطب عالم کو قطب مدار بھی کہتے ہیں یعنی موجودات علوی و سفلی کا دارومدار قطب المدار کے وجود کی برکت کے سبب ہے۔

کارخانۂ ہستی وتوابع ہستی کا اجرا قطب المدار کے ذمہ ہے:

مولانا غلام علی نقشبندی مجددی قدس سرہٗ دارالمعارف می رقم فرماتے ہیں کہ

حق تعالی اجرائے کارخانۂ ہستی وتواب ہستی قطب مدار را عطا می فرماید و ہدایت و ارشاد و رہنمائی قطب ارشاد سرانجام دیتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت بدیع الدین شیخ مدار قدس سرہٗ قطب مدار بودند وشانی عظیم دارند۔

حق تعالی خارخانۂ ہستی وتوابع ہستی کا اجرا کا کام قطب مدار کے سپرد فرمادیتا ہے اور گمراہوں کی ہدایت ورہنمائی قطب ارشاد سرانجام دیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت بدیع الدین شیخ مدار قدس سرہٗ قطب مدار تھے اور عظیم شان والے تھے۔

(درالمعارف مطبوعہ اخلاص وقفی استنبول ترکی ص ۲۴۳)

اسی طرح حضرت محدث عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں کہ ”قیام عالم کا انحصار قطب المدار کے وجود پر ہے۔ (تفسیر عزیزی ص نمبر ۱۴۱ / جلد دوم)

قطب المدار کے مفقود ہونے سے قیامت برپا ہو جائیگی:

یہی محدث موصوف علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ "ہاں اتنا ضرور تم کو معلوم کر لینا چاہئے کہ ان منکروں کی گرفتاری کا وقت اس وقت ہوگا جب دنیا میں اہل مجاہدہ اور اہل ذکر سے کوئی باقی نہ رہے گا اور ولایت کی راہ بالکل بند ہو جائیگی اور غیبیہ ساری خدمتیں معتل اور بیکار ہو جائیں گی جیسے غوثیت ،قطبیت ،ابدالیت ،اوتادیت اور قطب المدار زمین سے مفقود ہو جائے گا اور ابدال واوتاد سب اٹھالئے جائیں گے۔

یوم ترجف الارض والجبال و کانت الجبال کثیبامھیلا یعنی جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ ،قطب المدار اوتاد وابدال کی موت کے سبب سے جن کی برکت سے عالم کا قیام اور ثبوت تھا۔

(تفسیر عزیزی زیر آیت یوم ترجف الارض والجبال)

قطب المدار کے تصرفات حیات وممات میں برابر ہیں:

صاحب مطلع العلوم ومجمع الفنون ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت بدیع الدین قطب المدار کمالاتش در مملکت ہندوستان شہرت تمام وارد وتصرفات آنجناب در حیات وممات برابر است قطب المدار کے تصرفات حیات وممات میں برابر ویکساں ہیں۔

(مطلع العلوم ومجمع الفنون)

وہ چار بزرگ جو مثل احیاء کے تصرف کرتے ہیں:

صاحب مرأۃ الاسرار شیخ عبدالرحمٰن چشتی فرماتے ہیں کہ مرأۃ الاسرار کی تصنیف کے بارہ سال کے بعد ۱۰۶۵ھ میں زیارت حضرت پیر و دستگیر معنوی خواجہ بزرگ معین الحق والدین چشتی قدس سرہٗ سے دوچار ہوا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تم کو چار مرد صاحب ولایت و صاحب تصرف کے درمیان جگہ دی ہے جو قیام قیامت تک اپنی قبور میں مثل احیاء زندہ کی طرح اپنی قبر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمیشہ تمہارے مدد و معاون رہیں گے۔

(۱) مغرب کی طرف شیخ بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ عنہ (۲) مشرق کی طرف سیّد اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ (۳) شمال میں سیّد سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ (۴) اور جنوب میں شیخ حسام الدین مانکپوری رضی اللہ عنہ ان چاروں کے درمیان تم ہمیشہ امن و امان میں رہو گے۔

(بحوالہ سیرت الاشرف جلد اول ص ۷۹/ مرأۃ الاسرار ص ۱۲۵۲/)

قطب المدار دنیا کے چاروں گوشوں میں گشت کرتا ہے:

امام یافعی علیہ الرحمہ الحاوی میں اور علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فتاوی حدیثیہ میں رقم فرماتے ہیں کہ القطب الغوث الفرد الجامع جعله الله دائرا فی الآفاق الاربعة فی افق السماء وقد ستر الله احواله عن الخاصة والعامة غيرةً من الحق غير انه يرىٰ عالما كجاهل ابله كفطن تاركا اخذا قريبا بعيدا سهلا عسرا امنا حذرا ومكانته من الاولياء كالقطة من الدائرة اللتى هى مركزها به يقع صلاح العالم

(الفتاوی الحدیثیہ ص ۳۲۲)

قطب (مدار) جو غوث و فرد کے مقام و مراتب کا جامع و متحمل ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دنیا کے چاروں گوشوں میں گشت کراتا ہے جیسے آسمان کے چاروں طرف ستارے چکر لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی غیرت داری می اس کے احوال کو خاص و عام سے پوشیدہ رکھتا ہیوہ عالم ہونے کے باوجود ناخواندہ لگتا ہے وہ ذہین ہوتے ہوئے بھی کم فہم معلوم ہوتا ہے دنیا سے بے نیاز ہوکر بھی دنیا کو اپنی گرفت میں رکھتا ہے خدا سے قریب تر ہوتے ہوئے بھی کچھ دور سا لگتا ہے۔ دردمند ہوتے ہوئے بھی تنگدل جان پڑتا ہے خوف ہونے کے باوجود سہما سہما محسوس ہوتا ہے اولیاء اللہ میں اس کا مقام ایسا ہے جیسے دائرہ کے مرکز نقطے کا، اسی پر عالم کی درستگی کا دارو مدار ہوتا ہے۔

عبارت مذکورہ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اجمالی سوانح عمری ہے تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے آفاق عالم کا گشت فرمایا ہے۔ ایشیا، یورپ، امریکہ وافریقہ وآسٹریلیا گو کہ پوری دنیا کے اکثر مقامات پر آج بھی آپ کے چلہ جات، آپ کے خلفاء کے مزارات اور آپ کے نام سے منسوب دیگر نشانیاں آپ کی عظمتوں کی یادگار ہیں، حق تعالیٰ نے اپنی غیرت کی قبا میں آپ کے احوال کو اتنے جتن سے مستور فرمادیا کہ سعیٔ بلیغ کے باوجود بھی ۵۹۶ / پانچ سو چھیانوے سالہ طویل عمر مبارک سے ایک حصےّ کے بھی مکمل حالات تا چیز کو آج تک دستیاب نہیں ہوئے لیکن جستہ جستہ احوال و مقامات جو اکابر کے ملفوظات و منقولات سے دیکھنے کو ملتے ہیں وہ بھی ایسے ہیں گویا کوزے میں سمندر۔ آپ کے بعض ظاہری احوال کو جن کی طرف علامہ ابن حجر نے اشارہ فرمایا ہے دیکھ کر حضرت

محدث دہلوی عبدالحق علیہ الرحمہ جیسے محقق بزرگوں نے "بعضے اوضاع ایشاں خلاف ظاہر شریعت بودند" لکھدیا ہے۔ جسے پڑھ کر کور چشم مولویوں نے عبارت محدث دہلوی کو غلط مفہوم دینے کی کوشش کی ہے لیکن امام یافعیؒ اور ابن حجر جیسے دوررس نگاہ والے اور بصیرت کے نور سے دیکھنے والے اس استتار احوال کو اولیاء ی تحت قباء ی لا یرفهم سواء ی کے آئینے میں دیکھتے ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ قطب المدار کے احوال پر غیرت حق کی چادر تنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت کو گوارہ نہیں ہے کہ اس کے محبوب کے احوال دوسروں پر آشکارا ہوں

اگر خموش رہوں تو تو ہی سب کچھ ہے

جو کچھ کہا تو ترا حسن ہو گیا محدود

کیا غوث اور قطب مدار میں کچھ فرق ہے:

بعض بزرگوں نے غوث اور قطب میں کوئی فرق نہیں کیا ہے چنانچہ شیخ ابن عربی کا خیال ہے کہ غوث وقطب ایک ہی مرتبۂ ولایت کا متحمل ہے، فرماتے ہیں:

ولکن الاقطاب المصطلح علیٰ ان یکون لهم هذا الاسم مطلقا من غیر اضافة لا یکون منهم فی الزمان الا واحدا وهو الغوث وهو من المقربین وهو سید الجماعة فی زمانه

"اصطلاح میں مطلقاً بغیر کسی اضافت کے قطب صرف ایک شخص ہوتا ہے اسی کو غوث بھی کہتے ہیں اور وہ اپنے زمانے میں جماعت اولیاء کا سردار ہوتا ہے"۔ (فتوحات مکیہ ص ۱۱/۳)

شیخ عبدالرزاق قاشانی اپنے اصطلاحات میں لکھتے ہیں کہ غوث ہی قطب ہے جب اسکی

طرف التجا کی جائے اور بغیر اس وقت کے اس کو غوث نہ کہیں گے۔ جامع الاصول میں ہے کہ قطب کا نام غوث بھی رکھا جا سکتا ہے اس لئے کہ وہ عاجز و مسکین اور غمگین کی التجا پر متوجہ ہوتا ہے۔

حضرت داؤد قیصری کے بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہی ایک شخص ہے جس کو غوث اور قطب دونوں کہتے ہیں۔ نفحات الانس میں بھی یہی ظاہر ہے کہ غوث اور قطب ایک ہی شخص کو کہتے ہیں۔

غوث وقطب میں فرق:

لیکن بہت سارے بزرگوں نے مقام غوث اور عہدۂ قطب میں فرق کیا ہے۔ چنانچہ مطالب رشیدی میں ہے کہ بعضوں نے ایسا لکھا ہے کہ قطب تمام اولیاء کا سرگروہ وسردار ہوتا ہے اور اس کا نام عبداللہ ہے اور اس کے دو وزیر ہوتے ہیں عبدالرب اور عبدالملک۔ لطائف اشرفی میں ہے کہ اگر غوث اور قطب عالم میں موجود نہ ہوں تو عالم زیروزبر ہو جائے۔ ان عبارتوں سے اشارہ ہوتا ہے کہ قطب کا مرتبہ اور ہے غوث کا مرتبہ اور ہے۔ شیخ حسین کشمیری حدایۃ الاعمیٰ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تین سو سینتالیس (۳۴۷) اہل خدمات ہیں جن کو ابطال ابدال اور سیاح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور نو (۹) تن اہل ارشاد ہیں جو ناقصوں کی تکمیل فرماتے ہیں ان کے درجات بھی متفاوت ہیں ان میں سے پانچ کو اوتاد کہتے ہیں ایک کو غوث ایک کو قطب الاوتاد کہتے ہیں اور ان میں ایک قطب الاقطاب (قطب مدار) ہوتا ہے۔ یہ مقرب بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہوتا ہے اور بے واسطہ حضرت سے مستفیض ہوتا ہے

اور تمام عالم کی مخلوق انہیں قطب الاقطاب کے واسطے سے فیضیاب ہے۔

(ہدایۃ الاعمیٰ ص ۹۸/۹۹)

اس عبارت سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ مرتبۂ غوث اور ہے مرتبۂ قطب اور ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے نزدیک غوث اور قطب میں فرق:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین عربی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک غوث ہی قطب المدار ہے۔ان کے نزدیک منصب غوثیت منصب قطبیت سے کوئی علیحدہ منصب نہیں ہیاور جو کچھ فقیر (مجدد الف ثانی) کاعقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ غوث قطب المدار سے الگ ہے بلکہ غوث قطب المدار کے کاموں میں ہاتھ بٹانے والا ہے۔ قطب المدار بعض امور میں اس سے تعاون لیتا ہے اور قطب المدار کو اس کے اعوان و انصاف کے اعتبار سے قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں کیوں کہ قطب الاقطاب اے اعوان و انصار قطب حکمی ہیں (مکتوبات حصہ چہارم دفتر اول مکتوب نمبر ۲۵۶)

تذکرۃ العابدین میں ہے کہ گروہ اولیاء میں پہلا مرتبہ قطب الاقطاب قطب المدار کا ہے،دوسرا مرتبہ غوث کا ہے،غوث کا مرتبہ قطب سے کم ہوتا ہے۔ایسا مجمع العلوم ومطلع الفنون فصل ہشتم میں ہے کہ

اول ایشاں قطب الاقطاب یک کس است دوم غوث یک کس است از مرتبہ کتب کمتر باشد۔یعنی ''اولیاء اللہ میں پہلا درجہ قطب الاقطاب کا ہے دوسرا غوث کا ہے درجہ غوثیہ قطب کے مرتبہ سے کم ہے۔''

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے نزدیک

قطب الارشاد اور قطب مدار میں فرق:

حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ النورانی کے نزدیک قطب ارشاد اور قطب مدار کے مدارج و مناصب کے درمیان بھی بڑا فرق ہے جبکہ بہت سے بزرگوں نے قطب عالم قطب ارشاد اور قطب مدار اور قطب الاقطاب کو ایک منصب تسلیم کیا ہے، چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

جاننا چاہئے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل تابعدار کامل تابعداری کے باعث جب مقام نبوت کے کمالات کو تمام کر لیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب امامت سے سرفراز کرتے ہیں اور بعض کو صرف اس کمال کے حاصل ہونے پر کفایت فرماتے ہیں یہ دونوں بزرگ اس کمال کے نفس حصول میں برابر ہیں فرق صرف منصب اور عدم منصب اور ان امور میں ہے جو اس منصب سے تعلق رکھتے ہیں اور جب کامل تابعدار ولایت نبوت کے کمالات کو تمام کر لیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب خلافت سے مشرف فرماتے ہیں اور بعض کو صرف ان کمالات کے حاصل ہونے پر کفایت کرتے ہیں جس طرح کہ اوپر گذرا۔ یہ دونوں منصب کمالات اصلیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کمالات ظلّیہ میں منصب امامت کے مناسب قطب ارشاد کا منصب ہے اور منصب خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب ہے گویا یہ دونوں مقام جو تحت میں ہیں ان دونوں مافوق مقاموں کے ظل و عکس ہیں (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۲۵۶)

صاحب درالمعارف حضرت غلام علی نقشبندی فرماتے ہیں کہ

حق تعالیٰ سبحانہ اجرائے کارخانہ ہستی وتوابع ہستی قطب مدار را عطا می فرماید وہدایت و ارشاد ورہنمائی گمراہاں بدست قطب ارشاد می سپارد (درالمعارف مطبوعہ استنبول ترکی)

یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کارخانہ ہستی وتوابع ہستی کے اجرا کا کام قطب مدار کے ذمہ عطا فرما دیتا ہے اور گمراہوں کی رہنمائی اور ہدایت وارشاد کا کام قطب ارشاد کے سپرد فرما دیتا ہے۔

ان ارشادات عالیہ سے غوث وقطب کے مدارج ومناصب خوب خوب فرق آشکارہ ہے بزرگان دین کی کتابوں کے مطالعہ سے ناچیز مولف ابوالحماد اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ غوث و قطب اور غوث اعظم وقطب المدار کے درمیان عام خاص مطلق نسبت ہے ہر قطب غوث اور ہر قطب مدار غوث اعظم کے مناصب ومراتب سے سرفراز ہوگا لیکن ہر غوث مرتبہ قطبیت سے بھی سرفراز ہو یہ ضروری نہیں ۔محی الدّین ابن عربی کے نزدیک قطب الاقطاب اور غوث میں بڑا فرق ہے۔ (تفسیر روح البیان مترجم پارہ عم ص ۱۳ / رضوی کتاب گھر)

خود غوث وقطب جداگانہ دو نام ہیں لہٰذا دو مختلف منصب ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔

میں نے اپنے والد ماجد شاہ وکیل احمد علیہ الرحمہ اور دیگر اکابر خصوصا ظہیر المنعم عرف جن میاں جعفری المداری سے سنا ہے کہ غوث اعظم اپنے دور میں گروہ انتظامیہ کا سردار وسرتاج ہوتا ہے اور قطب مدار گروہ عدلیہ کا سردار وسرتاج ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی قطب مدار کو انتظامیہ کی بھی ساری ذمہ داریاں دے دی جاتی ہیں البتہ اس وقت قطب مدار جامۂ قطب

مخلوق قطب الاقطاب سے فیضیاب ہوتی ہے۔

(۱) شریعت وطریقت ص ۱۱۴/۱۱۵/ مصنف شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ مارہرہ شریف (۲) درالمعارف مطبوعہ ترکی مصنف غلام علی نقشبندی علیہ الرحمہ (۳) تفسیر عزیزی ج ۲/ص ۱۴۱/ (۴) بحرالمعانی ص ۸۳/ مصنف میر جعفر مکی علیہ الرحمہ (۵) بحرالمعانی ص ۹۳/۹۲/ (۶) بحرالمعانی (۷) تفسیر روح البیان مترجم اردو ص ۱۲/ زیرآیت الجبال اوتاداپ ۳۰/ عم مصنف اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ مترجم مولانا محمد فیض احمد اویسی (۸) ہدایت الاعمیٰ ص ۹۹/ مصنف شیخ حسین کشمیری۔

اس لئے پورے یقین واعتماد اور وثوق واستناد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے نہ اس کہ قطب مدار کے خلاف کوئی ولی کسی طرح سے اثر انداز نہیں ہوسکتا ہے نہ اس کے تصرفات میں سے کمی کرسکتا ہے اور نہ ہی اس کے اختیارات سے کچھ سلب کرسکتا ہے نہ اس کے مریدین و معتقدین کوئی گمراہ کرسکتا ہے اور نہ ہی اس کے سلسلہ بیعت وخلافت کو کوئی گزند پہونچا سکتا ہے بلکہ جو ولی قطب المدار سے ذرہ بھر سوئے ظن یا عداوت رکھے گا یا کسی بناء پر خود قطب مدار اس ولی سے آرزودہ ہوجائیں تو وہ ولی رشد وہدایت کی حقیقت سے محروم ہوجائیگا یا اسکی ولایت سلب ہوجائیگی۔ قطب مدار کے مریدوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرنے والا یا خود گمراہ ہوجائیگا اس کے فیض کے سلسلے کو منقطع کردیا جائیگا چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی مکتوبات ربانی میں فرماتے ہیں کہ" جو شخص قطب المدار کا منکر ہے یا وہ بزرگ (قطب المدار) اس سے آرزودہ ہے تو اگرچہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے لیکن وہ رشدو

مخلوق قطب الاقطاب سے فیضیاب ہوتی ہے۔

(۱) شریعت وطریقت ص ۱۱۴/۱۱۵/ مصنف شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ مارہرہ شریف (۲) درالمعارف مطبوعہ ترکی مصنف غلام علی نقشبندی علیہ الرحمہ (۳) تفسیر عزیزی ج ۲/ص ۱۴۱/ (۴) بحرالمعانی ص ۸۳/ مصنف میر جعفر مکی علیہ الرحمہ (۵) بحرالمعانی ص ۹۳/۹۲/ (۶) بحرالمعانی (۷) تفسیر روح البیان مترجم اردو ص ۱۲/ زیر آیت الجبال اوتاد اپ ۳۰/ عم مصنف اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ مترجم مولانا محمد فیض احمد اویسی (۸) ہدایت الاعمیٰ ص ۹۹/ مصنف شیخ حسین کشمیری۔

اس لئے پورے یقین واعتماد اور وثوق واستناد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے نہ اس کہ قطب مدار کے خلاف کوئی ولی کسی طرح سے اثر انداز نہیں ہوسکتا ہے نہ اس کے تصرفات میں سے کمی کرسکتا ہے اور نہ ہی اس کے اختیارات سے کچھ سلب کرسکتا ہے نہ اس کے مریدین و معتقدین کوئی گمراہ کرسکتا ہے اور نہ ہی اس کے سلسلہ بیعت وخلافت کو کوئی گزند پہونچا سکتا ہے بلکہ جو ولی قطب المدار سے ذرہ بھر سوئے ظن یا عداوت رکھے گا یا کسی بناء پر خود قطب مدار اس ولی سے آرزودہ ہوجائیں تو وہ ولی رشد وہدایت کی حقیقت سے محروم ہوجائیگا یا اسکی ولایت سلب ہوجائیگی۔ قطب مدار کے مریدوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرنے والا یا خود گمراہ ہوجائیگا اس کے فیض کے سلسلے کو منقطع کردیا جائیگا چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی مکتوبات ربانی میں فرماتے ہیں کہ ”جو شخص قطب المدار کا منکر ہے یا وہ بزرگ (قطب المدار) اس سے آرزودہ ہے تو اگرچہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے لیکن وہ رشدو

ہدایت کی حقیقت سے محروم ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد دوم دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۶۰)

وہ حضرات جو قطب المدار ہوئے:

ہر فیض کا منبع اور ہر فضل کا مصدر سیّد عالم معدن الجود الکرم ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ تمام اولیاء اللہ کے جتنے مناصب و مدارج ہیں وہ رسول کائنات ﷺ کے مناصب و مدارج اور مراتب و منازل کے عکس و مظاہر ہیں۔ پس اولیاء امت میں سے جسکو جو عہدہ و مرتبہ ملا وہ بطفیل احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ملا۔ پہلے اس عہدہ منصب سے رسول گرامی وقار ﷺ کی ذات سرفراز ہوئی پھر ان کے صدقے اوروں کو نوازہ گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے وقت میں قطب الارشاد تھے۔

(بحوالہ الدر المعظم)

فاضل بریلوی کے پیرو مرشد شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ القوی فرماتے ہیں ''زمانۂ نبوت میں بحیات ظاہری حضور اقدس ﷺ قطب مدار اور غوث ہر غوث تھے۔ قطب مدار کا لقب عبداللہ ہوتا ہے۔ (سرج العوارف فی الوصایا والمعارف)

عہد نبوی ﷺ سے لیکر اب تک جن جن بزرگوں کو قطبیت مداریت کے رتبے سے نوازہ گیا ہے زمانہ وار ان کی تفصیل بے حد مشکل امر ہے اس لئے کہ ہر زمانے کے قطب المدار کی باضابطہ فہرست کسی نے بھی مرتب نہیں کی ہے البتہ بعض بزرگوں کے ناموں کی طرف کتب تصوف میں واضع اشارہ ملتا ہے چنانچہ شیخ عبدالرؤف مناویؔ کہتے ہیں کہ میں نے شرح

مقدمۃ الاصول مصنفہ شیخ ابراہیم مواھمی میں دیکھا ہے کہ وہ اپنے شیخ ابوالمواھب تونسی سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ اولاً مرتبہ قطبیت کی متولیہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما منجانب آنحضرت ﷺ اپنی مدت حیات بھر رہیں پھر انکے بعد حضرات خلفائے اربعہ کی طرف یہ نعمت ان کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام ہوئے لیکن عارف مری کا قول ہے کہ سب سے پہلے قطب حضرت امام حسن علیہ السلام تھے۔ کذافی نورالابصار فی مناقب اہلبیت النبی المختار منقول از الدرالمنظم فی مناقب غوث الاعظم ص ۵۹، واضح رہے کہ اس جگہ مرتبہ قطبیت سے مراد مرتبہ قطبیت کبریٰ ہے جو قطب المدار کا مرتبہ ہے۔

مجدد الف ثانی کا قول:

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ اے بھائی چونکہ حضرت امیر (علی کرم اللہ وجہہ الکریم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بوجھ اٹھانے والے ہیں اس لئے اقطاب وابدال واوتاد کے مقام کی تربیت حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد وعیانت کے سپرد ہے۔ قطب الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے قدم کے نیچے ہے۔ قطب مدار انھیں کی حمایت ورعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے اور مداریت سے عہدہ برہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ اور امامین (سیّدنا امام حسن وسیّدنا امام حسین) رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین بھی اس مقام میں حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔

(مکتوب امام ربانی مکتوب نمبر ۲۵۱)

نوری میاں مارہروی کا قول:

شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ زمانۂ نبوت میں بحیات ظاہری حضور اقدس ﷺ عبداللہ تھے (قطب المدار کا لقب عبداللہ ہوتا ہے) اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وزیر دست چپ عبدالملک تھیا ور سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر دست راست اور عبدالرب تھے جب سرور عالم ﷺ نے رحلت فرمائی تو صدیق اکبر عبداللہ بنائے گئے اور سیّدنا فاروق اعظم وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبدالملک اور عبدالرب کہلائے اور جب صدیق اکبر کا دور مبارک ختم ہوا تو امیر المومنین حضرت فاروق اعظم عبداللہ، عثمان غنی عبدالملک اور مرتضیٰ علی عبدالرب نامزد فرمائے گئیا ور جب فاروق اعظم کا عہد اقدس ختم ہوا تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی عبداللہ ہوئے اور مولیٰ علی مرتضیٰ وامام حسن عبدالملک وعبدالرب منتخب ہوئیپھر جب عثمان غنی کا زمانۂ مبارک اختتام کو پہونچا تو سیّدنا علی مرتضیٰ عبداللہ ہوئے اور سیّدنا امام حسن عبدالملک اور سیّدنا امام حسین عبدالرب ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اور جب مولیٰ علی کا دور مبارک انتہا پذیر ہوا تو خلعت عبدالٰہی سیّدنا امام حسن کو ملا پھر آپ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ تمامی ائمہ کرام اہل بیت اطہار کو یہ درجہ ملا حسن عسکری کے بعد حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ ہوئے تا آنکہ آخری زمانہ میں یہ منصب حضرت امام مہدی کو مرحمت ہوگا۔ عبداللہ اپنے زمانۂ خاص میں تمام عالم کو فیضان سے نوازتا ہے اور اس کے توسط کے بغیر کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

فتوحات میں ہے کہ جن لوگوں کو اقطاب لقب دیا جاتا ہے وہ ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے اسی کو غوث بھی کہتے ہیں اور یہی اپنے دور میں جماعت اولیاء کا سرتاج ہوتا ہے پھر جن لوگوں کو قطبیت مرحمت ہوتی ہے ان میں بعض لوگوں کو دنیاوی حکمرانی بھی عطا فرمادی جاتی ہے جبکہ حکومت باطنی۔ان کا اصل منصب ومقام ہوتا ہے۔مثلاً سیّدنا ابوبکر صدیق ،عمر فاروق ،عثمان غنی،علی مرتضیٰ ،حسن مجتبیٰ ،معاویہ بن یزید،عمر بن عبدالعزی اور متوکل رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعینا ورانھیں اقطاب میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جنہیں خلافت باطنی تو حاصل ہوتی ہے لیکن بظاہر وہ حکمراں نہیں ہوتے جیسے احمد بن ہارون رشید بایزید بسطامی بلکہ اکثر اقطاب کو ظاہری فرماں روائی مرحمت نہیں ہوتی جیسا کہ ائمہ کرام رضی الہ عنھم اجمعین۔انتہی کلام النورانی۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف)

قطب مدار کے دووزیروں کے احوال

قطب مدار کے ان دونوں وزیروں یعنی عبدالملک اور عبدالربکو امامین کہتے ہیں۔یہ قیصری کا قول ہے شیخ اکبر فتوحات مکّیہ میں لکھتے ہیں کہ جو قطب مدار کے داہنے جانب ہوتا ہے وہ بحکم قطب عالم ملکوت وغیب میں متصرف ہوتا ہے اس کا نام عبدالملک ہے وہ قطب مدار کی روح سے فیض لیتا ہے اور اہل عالم علوی پر افاضہ کرتا ہے اور دوسرا وزیر جو قطب مدار کے بائیں جانب ہے وہ متصرف ہوتا ہے عالم ملکوت وشہادت میں اس کا نام عبدالرب ہے وہ قطب مدار کے قلب سے فیض لیتا ہے اور اہل عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے اور جب قطب مدار

انتقال کرتا ہے تو اس کا وزیر یمین قائم مقام ہوتا ہے اور وزیر یسار یعنی عبدالرب عبدالملک کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور جو بدل کہ گروہ ابدال بر قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوتا ہے اس کو عبدالرب کا قائم مقام کرتے ہیں تو عبدالملک قطب مدار ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ الدرالمنظم ص ۱۷)

جو منصب مداریت پر فائز ہوئے:

مذکورہ تمام فرمودات سے معلوم و منکشف ہوا کہ رسول اکرم ہادی اعظم ﷺ کی ولایت خاصہ کے درجۂ علیّہ عالیہ مداریہ کے متحملین میں بنت رسول خاتون جنت سیّدہ طاہرہ طیبہ فاطمہ زہرا، خلفاء راشدین، سیّدنا امام حسن وحسین، سیّدنا امام زین العابدین، سیّدنا امام محمد باقر، سیّدنا امام جعفر صادق کے ساتھ طریقت کے سبھی بارہ ائمہ کرام۔ معاویہ بن یزید، عمر بن عبدالعزیز، متوکل، احمد بن ہارون الرشید، حضرت بایزید بسطامی اور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین یہ سبھی حضرات اپنے اپنے وقت میں قطب مدار تھے۔ اسی طرح عمادالدین عبدالرحمٰن پاریںی، حضرت عبداللہ شامی، علی بن حسین بغدادی، عثمان بن یعقوب الجوینی خراسانی اور احمد کو چک کو بھی قطب زماں کہا گیا ہے جیسا کہ مطالع سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی محبوب لاثانی فرماتے ہیں کہ زمانۂ نبوی ﷺ سے میرے وقت تک انیس (۱۹) قطب ہوئے ہیں غالباً قطب سے مراد اس قول میں قطب مدار ہی ہے ورنہ محض قطب تو بہت گذرے ہیں۔ اقطاب زمانہ کی پوری وصحیح تعداد تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ویسے یہ تمام نفوس قدسیہ خصوصاً اہلبیت وصحابہ وتابعین وائمہ طریقت ہیں یہ سب

حضرات مداریت کے علاوہ دوسری صفات مثلاً اہلبیت نبوت خلافت ،صحبت ، بیعت اور بعض دوسری صفتوں سے ممتاز ہیں اور جس پر جس صفت کا غلبہ ہے اس دنیا میں اسی صفت سے اس کو پکارا جاتا ہے اور اسی وصف سے دنیا والے اس کو جانتے پہچانتے اور مانتے ہیں۔ لیکن ان اقطاب زمانہ میں ایک قطب المدار ایسا بھی جس پر صفت مداریت اس درجہ غالب ہے کہ عوام تو عوام خواص اور اخص الخواص تک سبھی لوگ اس قطب مدار کے اصلی نام کے بجائے اسی صفاتی نام سے پکارتے جانتے پہچانتے اور مانتے ہیں وہ پاکیزہ نفس قدسی محبوب محبوب غفار قطب المدار زندہ شاہ مدار ہے جن کا اصلی اسم گرامی بدیع الدین احمد ہے۔

سیّد بدیع الدّین قطب المدار ہیں:

سرکار سرکاراں سیّدنا بدیع الدّین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہدۂ مداریت صاحبان زہد وتقویٰ، متحملان ولایت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور ارباب فکر ورضا پر مخفی و پوشیدہ نہیں ہے چنانچہ اولیاء ،صوفیا، علماء اور عوام وخواص سب نے آپ کو قطب المدار تسلیم کیا ہے۔ مدار ہی کے لقب سے آپ مشہور و معروف ہیں ۔گروہ اولیاء میں مدار کے نام سے آپ ہی کو شہرت دوام حاصل ہے۔ کسی دوسرے ولی کو اس نام سے نہیں پہچانا گیا ہے۔ اولیاء کی فہرست میں اگر لفظ قطب المدار کا تلفظ ہوتا ہے تو اول اول آپ ہی کی ذات کی طرف ذہن سبقت کرتا ہے چنانچہ شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی درالمعارف میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک دن شاہ عبداللہ غلام علی نقشبندی مجددی کی محفل میں اقطاب کا ذکر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ سبحانہ کارخانۂ ہستی و توابع ہستی قطب المدار کو عطا فرماتا ہے اور

گمراہوں کی رہنمائی اور ہدایت وارشاد کا کام قطب ارشاد کو سپرد فرماتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہٗ قطب مدار بودند و شانی عظیم دارند یعنی حضرت بدیع الدّین شاہ مدار قدس سرہٗ قطب مدار تھے اور بہت بڑی شان والے تھے۔

(درالمعارف مطبوعہ استنبول ترکی)

صوفی باصفا حضرت احمد اختر گورگانی نبیرۂ اکبر حضرت سراج الدّین ابوظفر جنت مکانی تذکرۃ الفقراء صفحہ نمبر ۶ / پر تحریر فرماتے ہیں، ''دوسرا خانوادہ طیفوریہ جو حضرت بایزید بسطامی سے جاری ہوا آپ نے کئی خلیفہ کئے (۱) ایک شیخ مسعود خرقہ شکر بار (۲) دوسرے خلیفہ شیخ ابراہیم خرقہ خشت بار (۳) تیسرے شیخ محمود خرقہ ہزار میخی (۴) چوتھے شاہ عبد اللہ مکیؔ علمبردار (۵) اور پانچویں شاہ احمد خرقہ زنداں صوف یعنی حضرت شاہ بدیع الدّین قطب المدار قدس سرہٗ'' یہ سب حضرات طیفوریہ کہلائے۔

مذکورہ دونوں بزرگوں کے قول سے ظاہر و آشکار ہے کہ حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتبہ قطب المدار سے کس درجہ شہرت یافتہ ہیں۔

صاحب مراۃ الانساب محمد ضیا الدّین احمد امروہی مراۃ الانساب کے صفحہ ۱۵۶ / پر رقم فرماتے ہیں کہ سیّد بدیع الدّین قطب المدارؔ کا صلبی سلسلہ اولاد جعفر صادق سے ہے۔

شجرہ:

سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سیّد اسمٰعیل اعرج سیّد محمد اسمٰعیل ثانی سیّد ظہیر الدّین سیّد بہاء الدّین سیّد علی حلبی سیّد بدیع الدّین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنھم

صفحہ نمبر ۱۵۷؍ پر مزید تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابو محمد ارغون آپ حضرت قطب المدار کے جانشین خلفاء میں سے تھے۔ نیز صفحہ نمبر ۱۵۸؍ پر فرماتے ہیں کہ سیّد ابوالحسن طیفور سیّد ابوتراب فنصور یہ دونوں بزرگوار حضرت قطب المدار کے جانشین ہوئے اور فیضان سلسلہ ان سے جاری ہوا۔

اسی طرح حضرت مولانا مسعود احمد قلندری کاکوری علیہ الرحمہ نے فصول مسعودیہ کے صفحہ نمبر ۲۲۰؍ پر سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار کو قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرمایا ہے۔

اور مولانا واجد علی صاحب صاحب مطلع العلوم و مجمع الفنون تحریر فرماتے ہیں کہ "شاہ بدیع الدّین قطب المدآر تھے" ملک ہندوستان میں آپ کے کمالات کی بہت ہی زیادہ شہرت ہے

مکتوبات امام ربانی مطبوعہ حیدرآباد کے حصہ اول کے دفتر اول کے مقدمہ میں صفحہ نمبر ۶۰؍ پر جہاں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان کا سلسلہ مداریہ سے سرفراز ہونا تحریر ہے وہیں حضرت زندہ شاہ مدار کو شاہ بدیع الدّین قطب المدار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ مولانا محمد قائم صاحب قتیل داناپوری نے حضرت سیّد جمال الدّین جانمن جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایک منقبت تحریر کی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

اے جناب جنتی تو جان آں قطب المدار
کن سلام از ما قبول اے دافع صد اضطراب
چوں نباشد بلسہ ام یک شعبۂ باغ بہشت
جنتی بہر تو از قطب المدار آمد خطاب

ازقتیلؔ وہم زامی وابی ہم از شرف

صد سلام باادب برروح پاک آنجناب

اس منقبت میں جناب قتیلؔ داناپوری نے حضرت مدار پاک کو قطب المدار کے لقب و مرتبہ سے یاد کیا ہے۔

اور مدح حضور نور کے صفحہ نمبر ۱۰۸؍ پر مولانا غلام شبر قادری برکاتی نوری بدایونی نے صاحب البرکات سیّد شاہ برکت اللہ ابن حضرت میر اویس رحمتہ اللہ علیہما کا شجرہ مداریہ جدیدہ کالپویہ تحریر فرمایا ہے جس میں حضرت زندہ شاہ مدار کو قطب المدار لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ جمال الاولیاء کوڑوی رحمتہ اللہ علیہ تک حسب مذکور حضرت شیخ قیام الدّین حضرت شیخ قطب الدّین رحمتہ اللہ علیہ حضرت جلال عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ حضرت سیّد مبارک رحمتہ اللہ علیہ حضرت سیّد اجمل رحمتہ اللہ علیہ حضرت شاہ بدیع الدّین قطب المدارؔ رحمتہ اللہ علیہ مکن پور۔

حاصل مقصد:

غرضیکہ حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قطب المدار ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اصحاب سیر اہل تاریخ علماء خطباء شعراء اولیاء صلحاء عوام و خواص ہر طبقہ کے لوگوں نے آپ کو قطب المدار لکھا ہے اور جانتے اور مانتے ہیں اگر اسی موضوع پر لکھا جائے تو یہ عنوان ایک کتابی شکل اختیار کر لے گا۔ اہل فہم کیلئے اتنا ہی بس ہے۔

جن لوگوں کو تاریخ الاولیاء پر عبور حاصل ہے اور جو لوگ گہرا مطالعہ رکھتے ہیں وہ اس بات

کو بخوبی جانتے ہیں کہ جو حضرات عہدۂ مداریت سے سرفراز کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے تمام علائق و علامات اور نام و صفات زبان خلق سے محو ہو گئے ہوں اور وہ صرف قطب المدار یا زندہ مدار، یا صرف مدار کے نام سے شہرت پذیر ہو۔ وصف مداریت اس کا علم بن گیا ہو اور جب لفظ مدار بولا جائے تو اسی کی ذات کی طرف سب سے پہلے ذہن جاتا ہو میرے علم میں ایسا کوئی ولی نہیں گذرا ہے سوائے حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین قطب المدار زندہ شاہ مدار کے جس طرح سے مطلقاً، جب لفظ غوث یا غوث پاک یا غوث اعظم بولتے ہیں تو ذہن مسلمان حضرت سیّدنا محی الدّین عبدالقادر جیلانی کی طرف جاتا ہے بعینہا سی طرح جب مطلقاً لفظ مدار یا قطب مدار، یا مدار پاک یا مدار اعظم بولا جاتا ہے تو صرف اور صرف حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار کی ذات والا صفات کی طرف ذہن سبقت کرتا ہے۔ آپ پر صفت مداریت اس قدر غالب ہے کہ مدار گویا آپ کا علم ذاتی ہو گیا ہے اور اسی نام سے آپ آفاق میں جانے پہچانے اور مانے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی محبت ہمارے دلوں میں قائم رکھے۔ آمین

Wali Ahad Khanqahe Madariya

Syed Mo Zafar Mujeeb Jafri Madari

Mob:. 919838360930

دم مدار
بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلہ مداریہ سے متعلق کتابیں • مقالے
رسالے • فتاوے و دیگر تحریرات

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

علامہ ادیب • قاری محضر علی • شہرت ادیب
خواجہ مصباح المراد • شجر علی
دیگر شعراء کے کلام

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

مولانا منور • مفتی اسرافیل • مولانا ازبر علی
مولانا انتساب حسین • سید ظفر مجیب
دیگر علماء کے مضامین و تحریرات

مداری میڈیا پر پڑھئے

Www.Madaarimedia.com